كتاب الصلاة على النبي ﷺ

تفہیم السنۃ ۸

درود شریف کے مسائل

تالیف
محمد اقبال کیلانی

دار السلام للنشر
الرياض - المملكة العربية السعودية

تفہیم السنۃ (٦)

كتاب الصلاة على النبي ﷺ

درود شریف کے مسائل

تألیف/

محمد اقبال کیلانی

دار السلام للنشر

الرياض - المملكة العربية السعودية

نام کتاب : درود شریف کے مسائل
مولف : محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
کمپوزنگ : ہارون الرشید' خالد محمود کیلانی
زیر اہتمام : عبدالمالک مجاہد
طبع اول تا چہارم : ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۴ء
طبع پنجم : اپریل ۱۹۹۶ء ر ذوالقعدہ ۱۴۱۶ھ
مقام اشاعت : الریاض سعودی عرب

مكتبة دار السلام
للنشر والتوزيع الدولي

شارع امیر عبدالعزیز بن جلوی (سابقہ الضباب سٹریٹ)
ص-ب ۲۲۷۴۳ الریاض ۱۱۴۱۶
سعودی عرب
فون ۴۰۳۳۹۶۲ فیکس ۴۰۲۱۶۵۹

ح مكتبة دار السلام للنشر ، ١٤١٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

كيلاني ، محمد أقبال

كتاب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم .ـ الرياض

. . . ص ؛ . . سم

ردمك ٣-٧٧-٧٤٠-٩٩٦٠

النص باللغة الاردية

١ - الصلاة على النبي (صلى الله عليه وسلم) ٢ - الادعية والاوراد

أ - العنوان

ديوي ٢١٢،٩٣ ١٦/٣٢٤٢

الفہرس

عن انس رضی اللہ عنہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى
اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ
وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

(رواہ احمد والبخاری والمسلم
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا،
جب تک اپنی اولاد، والدین اور باقی تمام لوگوں کے مقابلے میں
مجھ سے زیادہ محبت نہ کرتا ہو۔"

(اسے احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)
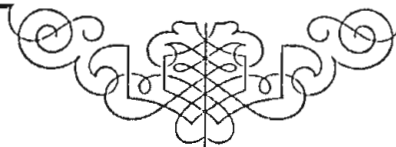
وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنٌ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

کسی آنکھ نے تجھ سے زیادہ خوبصورت شخص نہیں دیکھا
تجھ سے زیادہ صاحب جمال کبھی کسی عورت نے نہیں جنا
تو ہر عیب سے اس طرح پاک اور صاف ہے،
جیسے تو اپنی مرضی اور پسند سے پیدا ہوا ہے

الـوجـه الطيـب

قالت أم معبد : رضي الله عنها

«رَأَيْتُ رَجُلاً

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حُسْنَ الْخُلْقِ،

لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِيْهِ صَعْلَةٌ، وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ،

فِي عَيْنَيْهِ دَعْجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطْفٌ،

وَفِي صَوْتِهِ صَهْلٌ وَفِي عُنُقِهِ سَطْعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ أَزَجٌّ أَقْرَنُ،

إِنْ صَمتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تكَلَّمَ سَماهُ وَعَلاَهُ الْبَهَاءُ،

أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاءُ مِنْ بَعِيْدٍ، وَأَحْسَنُهُ وَأَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيْبٍ،

حُلوُ الْمَنْطِقِ فَصْلاً لاَنزْرٌ وَلاَهزْرٌ، كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ،

رَبْعَةٌ، لاَتَشْنأُهُ مِنْ طُوْلٍ وَلاَتقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قَصْرٍ،

غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلاَثَةِ مَنْظِرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا،

لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهِ،

إِنْ قَالَ سَمِعُوْا لِقَوْلِهِ، وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوْا إِلَى أَمْرِهِ،

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ،

لاَعَابِسٌ وَلاَمُفَنِّدٌ»

{ رواه الحاكم عن حزام بن هشام عن ابيه هشام بن حبيش ابن خويلد رضي الله عنهم}

حلیہ مبارکؐ

ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :

میں نے ایک آدمی دیکھا۔

روشن اور کشادہ چہرے والا، خوش اخلاق

متوازن پیٹ، سر کے بال بہ تمام و کمال، مجسم حسن و جمال

چمکدار آنکھیں، گھنی پلکیں

رعب دار آواز، لمبی گردن، گھنی ڈاڑھی، باریک اور پیوستہ ابرو۔

خاموش پروقار، گفتگو لولوے لالہ۔

دور سے دیکھیں تو خوبصورت اور بارونق، قریب سے دیکھیں تو اور بھی حسین وجمیل

شیریں کلام، جچے تلے الفاظ، گفتگو گویا موتیوں کی لڑی۔

میانہ قد۔ نہ طویل القامت کہ اچھا نہ لگے، نہ کوتاہ قد کہ معیوب ہو۔

شگفتہ و تروتازہ شاخ، خوش منظر، قابل قدر۔

رفقاء ایسے کہ ہردم گرد و پیش۔

کچھ کہے تو خاموشی سے سنیں، حکم دے تو تعمیل کے لئے جھپٹیں۔

مخدوم و مطاع

نہ ترش رو، نہ فضول گو۔

(اسے حاکم نے مستدرک (۲/۹) میں حزام بن ہشام سے روایت کیا ہے۔)

سلسلہ نسب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر(قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادو بن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیفی بن ذیشان بن عیصر بن اقناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوض بن عرام بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارہ (آزر) بن ناحور بن سروج بن رعو بن فالج بن عابر بن ارفکشاد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوع ادریس علیہ السلام بن یارد بن مہلل ایل بن قینان بن آنوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام۔

(رحمتہ اللعالمین۔ جلد دوم، ص ۲۵ تا ۳۱۔ از قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

حیات طیبہ ایک نظر میں

تاریخ	واقعات
۲۲ر اپریل ۵۷۱ء	واقعہ فیل کے ۵۰ یا ۵۵ روز بعد ۲۲ر اپریل ۵۷۱ء بمطابق ۹ ربیع الاول موسم بہار میں بروز سوموار چار بج کر بیس منٹ پر مکہ مکرمہ میں ولادت باسعادت ہوئی۔
۴ یا ۵ میلاد النبی ﷺ	قبیلہ بنو سعد کے ہاں چوتھے یا پانچویں سال شق صدر (سینہ چاک کیے جانے) کا پہلا واقعہ پیش آیا۔
۶ر میلاد النبی ﷺ	۶ سال کی عمر میں والدہ انتقال کر گئیں۔
۱۶ر میلاد النبی ﷺ	حلف الفضول (ایک اصلاحی انجمن) میں شرکت فرمائی۔
۲۵ر میلاد النبی ﷺ	۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔
۳۵ر میلاد النبی ﷺ	۳۵ر سال کی عمر میں بیت اللہ شریف کی تعمیر کے دوران حجر اسود نصب کرنے کا حکیمانہ فیصلہ کر کے شہر مکہ کو خانہ جنگی سے بچایا۔
۴۱ر میلاد النبی ﷺ	چالیس سال چھ مہینے بارہ دن کی عمر مبارک میں ۱۰ر اگست ۶۱۰ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک بروز پیر جناب جبریل علیہ السلام غار حرا میں پہلی وحی لے کر تشریف لائے۔
۶ر نبوت	ابوجہل نے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔
۷ر نبوت	۴۷ سال کی عمر میں شعب ابی طالب میں قید و بند کی آزمائش شروع ہوئی۔

۱۰ر نبوت	شعب ابی طالب کی اسیری ختم ہوئی حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا نیز سفر طائف اختیار فرمایا۔
۱۱ر نبوت	مدینہ منورہ کے پہلے چھ خوش نصیب افراد ایمان لائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بلا رخصتی نکاح ہوا۔
۱۲ر نبوت	شق صدر کا دوسرا واقعہ اور معراج نیز بیعت عقبہ ثانیہ کے اہم واقعات پیش آئے۔
۱۳ر نبوت یا پہلی ہجری	۲۶ صفر کو قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے قتل کا اجتماعی منصوبہ طے کیا۔ ۲۷ صفر مطابق ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے لئے مکہ کو الوداع کہا۔ ۱۲ ربیع الاول ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء بروز جمعۃ المبارک آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے سامنے نزول اجلال فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی عمل میں آئی۔
۲ہجری	غزوہ ابواء ' غزوہ بواط ' غزوہ سفوان یا بدر اولیٰ ' غزوہ ذی العشیرہ ' غزوہ بدر الکبریٰ ' غزوہ بنو قینقاع ' غزوہ السویق ' اور غزوہ بنو سلیم جیسے اہم غزوات پیش آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو قتل کرنے کی تیسری ناکام کوشش کی گئی۔
۳ہجری	غزوہ غطفان ' غزوہ نجران ' غزوہ احد اور غزوہ حمراء الاسد پیش آئے۔ نیز حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح ہوا۔
۴ہجری	حادثہ رجیع اور بیرٔ معونہ کے علاوہ بنو نضیر اور غزوہ بدر الاخری پیش آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح ہوا۔ نیز حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا انتقال فرما گئیں۔

۵ ہجری	غزوہ دومہ الجندل ' غزوہ بنو مصطلق ' غزوہ احزاب یا خندق ' غزوہ بنو قریظہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان (افک) کے واقعات پیش آئے۔ نیز حضرت زینب بنت جحش اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما سے نکاح ہوا۔
۶ ہجری	غزوہ عرینین اور صلح حدیبیہ کے واقعات پیش آئے۔ نیز حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔
۷ ہجری	بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط تحریر فرمائے۔ غزوہ غابہ ' غزوہ خیبر ' غزوہ وادی القری غزوہ ذات الرقاع پیش آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو بکری کے گوشت میں زہر کھلانے کی کوشش کی گئی۔ نیز حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ قضا ادا کیا۔
۸ ہجری	غزوہ موتہ ' غزوہ فتح مکہ ' غزوہ حنین یا (ہوازن) اور غزوہ طائف کے واقعات پیش آئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بن محمد صلی اللہ علیہ و سلم دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔
۹ ہجری	دوسرے غیر ملکی غزوہ تبوک کی مہم پیش آئی' زنا کا اقرار کرنے والی عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ مختلف وفود قبولِ اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوئے۔
۱۰ ہجری	حجۃ الوداع ادا فرمایا۔
۱۱ ہجری	۲۹ صفر بروز پیر مرض وفات کا آغاز ہوا۔ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر بوقت چاشت ۶۳ سال چار دن کی عمر میں روح پاک قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔
	۱۴ ربیع الاول بروز بدھ رات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تدفین عمل میں آئی۔

www.KitaboSunnat.com

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہن

نام مع ولدیت	ازدواجی حیثیت	تاریخ نکاح	عمر بوقتِ نکاح	رسول اکرم ﷺ کی عمر بوقتِ نکاح	تاریخ وفات	کل عمر	مدتِ رفاقت
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد	بیوہ	۲۵ سنہ میلاد النبی	۴۰ سال	۲۵ سال	۱۰ سنہ نبوت	۶۵ سال	۲۵ سال
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ	〃	۱۰ سنہ نبوت	۵۰ 〃	۵۰ 〃	۱۹ ھ	۷۲ 〃	۱۴ 〃
حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما	کنواری	۱۱ سنہ نبوت	۹ 〃	۵۴ 〃	۵۷ ھ	۶۳ 〃	۹ 〃
حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما	بیوہ	۳ ھ	۲۲ 〃	۵۵ 〃	۴۱ 〃	۵۹ 〃	۸ 〃
حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ	〃	۳ 〃	۳۰ 〃	۵۵ 〃	۳۰ 〃	۳۰ 〃	۳ ماہ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابوامیہ	〃	۴ 〃	۵۶ 〃	۵۶ 〃	۶۰ 〃	۸۰ 〃	۷ سال
حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش	مطلقہ	۵ 〃	۳۶ 〃	۵۷ 〃	۲۵ 〃	۵۱ 〃	۶ 〃
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث	بیوہ	۵ 〃	۳۰ 〃	۵۷ 〃	۵۶ 〃	۷۱ 〃	۶ 〃
حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما	〃	۶ 〃	۳۶ 〃	۵۸ 〃	۴۴ 〃	۷۳ 〃	۶ 〃
حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی ابن اخطب	〃	۷ 〃	۱۷ 〃	۵۹ 〃	۵۰ 〃	۵۰ 〃	۳ سال ۹ ماہ
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث	〃	۷ 〃	۳۶ 〃	۵۹ 〃	۵۱ 〃	۸۰ 〃	۳ سال ۳ ماہ

وضاحت :

۱- بیک وقت زیادہ سے زیادہ ۹ ازواج مطہرات حرم میں رہیں۔

۲- ۵ ہجری میں حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت شمعون بطور لونڈی حرم نبوی میں شامل ہوئیں۔

۳- ۶ ہجری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو بطور لونڈی اپنے حرم میں شامل فرمایا۔

ذرّیت طاہرہ

☆ بیٹے :

۱۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی وفات پائی۔

۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ طیب و طاہر' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی وفات پائی۔

۳۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ' حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں وفات پائی۔

وضاحت : طیب و طاہر دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لقب ہیں۔

☆ بیٹیاں :

۱۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

۲۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

۳۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

۴۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

☆ نواسے نواسیاں :

○ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے :

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

۲۔ لڑکا' نام معلوم نہیں۔

۳۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

○ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے :

۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

○ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے :

کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

○ **حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے :**

۱۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

۵۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

۶۔ حضرت زینت رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

وضاحت :

① یاد رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی ذریت آپ کی دو بیٹیوں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے باقی چلی آ رہی ہے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سادات بنی رقیہ کے نام سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سادات بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے۔

② آل محمد صلی اللہ علیہ و سلم سے مراد وہ تمام لوگ ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے پیرو کار اور متبع ہیں، خواہ وہ آپ کے رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں۔
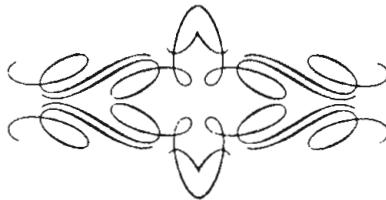
بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ أَمَّا بَعْدُ:

زندگی میں وقت سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے اور وقت کا دریا بڑی تیزی سے بہتا ہے' کہیں رکتا ہے' نہ تھمتا ہے۔ یہ وقت کی بڑی مہربانی ہے کہ مسلسل گزرتا چلا جاتا ہے اور یوں ہمیں زندگی میں آنے والے صدمے اور المیے سہنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ گزرتا وقت دل کے زخموں کا بہترین مرہم ہے' اگر وقت رک جائے' تو شاید انسان کا دنیا میں زندہ رہنا محال ہو جائے ہر آدمی درد کی تصویر اور غم کی داستان نظر آنے لگے۔

چند سال قبل زندگی معمول کے نشیب و فراز کے ساتھ بڑی تیزی سے رواں دواں تھی کہ اچانک کچھ ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے کہ دن کا چین اور رات کا سکون ختم ہو گیا۔ زندگی کے سارے معمولات درہم برہم ہو کر رہ گئے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب "کتاب الصلاۃ" زیر ترتیب تھی۔

آج سوچتا ہوں تو خود حیران ہوتا ہوں کہ ان دنوں مجھ جیسے کم علم اور بے بضاعت انسان سے یہ سارا کام کیسے ہو گیا؟ امر واقعہ یہ ہے کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی جمع و تدوین کی مصروفیت نے مجھے اس طرح اپنے اندر جذب کئے رکھا کہ باہر کی دنیا میں ہونے والے تمام شور و شر اور ہنگامہ خیز واقعات میرے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر گئے اور یوں نہ صرف یہ کہ بہت سی الجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہا بلکہ پروگرام کے مطابق کام میں بھی کوئی قابل ذکر تعطل پیدا نہ ہوا۔ اگر "کتاب الصلاۃ" کی مصروفیت نہ ہوتی تو یقیناً آج میری زندگی کا نقشہ بہت ہی مختلف ہوتا۔ گویا حدیث رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ مختصر سا مجموعہ زندگی کے انتہائی کٹھن اور دشوار گزار سفر میں میرا سب سے بڑا غمگسار اور محسن ثابت ہوا۔ میرا ایمان ہے کہ میری تمام تر لغزشوں گناہوں اور سیہ کاریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کرم اور احسان محض درود شریف کے فضائل اور برکات کا نتیجہ ہے جو

احادیث پڑھنے اور لکھنے کے دوران بار بار سید المرسلین امام المتقین رحمتہ اللعالمین شفیع المذنبین ہادی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اسم مبارک کے ساتھ زبان پر آتا ہے۔ صادق المصدوق صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے ایک صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو کتنی سچی بات ارشاد فرمائی تھی کہ اے کعب! اگر تم اپنی ساری دعا کا وقت مجھ پر درود بھیجنے کے لئے وقف کردو تو یہ تمہاری دنیا اور آخرت کے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی ہو گا"۔ (ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ نے جو بات اپنے کلام پاک کے بارے میں ارشاد فرمائی ہے :

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ هُدًى وَشِفَآءٌ ﴾

اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کہہ دیجئے اہل ایمان کے لئے تو یہ قرآن ہدایت بھی ہے اور شفا بھی۔

بلا تامل یہی بات' کلام رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے کہ یہ اہل ایمان کے لئے ہدایت بھی ہے اور شفا بھی۔ حضرت امام رماوی رحمہ اللہ کے بارے میں تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ جب وہ بیمار ہوتے' تو فرماتے۔ "مجھے حدیث پڑھ کر سناؤ کہ اس میں شفا ہے"۔ برصغیر پاک و ہند میں خانوادہ شاہ ولی اللہ کی دینی خدمات سے کون واقف نہیں۔ ان کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم فرمایا کرتے تھے۔ "خدمت دین کی جتنی بھی سعادت ہمیں حاصل ہوئی ہے' وہ سب درود شریف کی برکتوں سے حاصل ہوئی ہے"۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول البدیع میں متعدد محدثین کرام کے خواب تحریر فرمائے ہیں جن کے مطابق بعض محدثین کرام کی مغفرت ہی اسی وجہ سے ہوئی کہ وہ احادیث لکھتے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے اسم مبارک کے ساتھ درود پڑھا یا لکھا کرتے تھے۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور درود شریف کے فیوض و برکات کے ذاتی مشاہدے کا احساس ہوتے ہی میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ "کتاب الطہارۃ" کے بعد "کتاب اتباع السنہ" ترتیب دینے سے قبل "کتاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم" (درود شریف کے مسائل) ترتیب دوں گا۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے میری خواہش اور ارادہ پورا فرمایا کتاب کی تمام تر خوبیاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں اور خامیاں میری کوتاہیوں اور لغزشوں کا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برزخی زندگی اور سلام کا جواب

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں سلام کہنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔

قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سننا اور جواب دینا کیسا ہے؟ اس کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ دنیاوی زندگی کے اعتبار سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر موت اسی طرح واقع ہو چکی ہے جس طرح عام انسانوں پر واقع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "موت" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾

"اے محمد! آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ (کافر اور مشرک) بھی مرنے والے ہیں۔"

(سورۃ زمر، آیت نمبر ۳۰)

سورۃ آل عمران میں ارشاد مبارک ہے۔

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾﴾

"اور محمد اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول بھی گذر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟"

(آیت نمبر ۱۴۴)

سورہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ﴿٣٤﴾﴾

"اے محمد! ہمیشہ کی زندگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لئے نہیں رکھی اگر تم مر گئے تو کیا یہ (کافر اور مشرک) ہمیشہ زندہ رہیں گے۔" (آیت نمبر ۳۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے یہ الفاظ : «مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ»

تم میں سے جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد پر موت واقع ہو چکی

ہے۔(بحوالہ بخاری شریف)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد جسد اطہر کو غسل دیا گیا' کفن پہنایا گیا۔ نماز جنازہ ادا کی گئی اور منوں مٹی کے نیچے قبر میں دفن کر دیا گیا۔ لہٰذا یہ بات کسی بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ دنیاوی زندگی کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر موت واقع ہو چکی ہے' البتہ آپ کی برزخی زندگی انبیاء' تمام اولیاء' تمام شہداء اور تمام صلحاء کے مقابلہ میں زیادہ کامل ہے۔ برزخی زندگی کے بارے میں یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ یہ زندگی نہ تو موت سے پہلے والی دنیاوی زندگی کی طرح ہے نہ ہی قیامت قائم ہونے کے بعد والی زندگی جیسی ہے بلکہ اس کی اصل حقیقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف اور واضح الفاظ میں اس کی صراحت فرما دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴾

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ایسے لوگ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔(البقرہ : ۱۵۴)

اللہ تعالیٰ نے برزخی زندگی کے بارے میں جب پوری قطعیت کے ساتھ یہ بات ارشاد فرما دی ہے کہ اس کی کیفیت کے بارے میں تمہیں شعور نہیں' تو پھر ہمیں اس بارے میں عقل اور قیاس کے گھوڑے دوڑانا نہیں چاہئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم جب سلام سنتے اور اس کا جواب دیتے ہیں تو پھر وہ زندگی دنیاوی زندگی سے مختلف کیوں ہے؟ یا اگر آپ سلام سنتے ہیں تو باقی گفتگو کیوں نہیں سنتے وغیرہ؟ ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جتنا کچھ ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے بتایا ہے اسے من و عن تسلیم کر لیں اور جس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے اس میں کھوج لگانے اور کریدنے کی بجائے خاموشی اختیار کریں۔ اپنے دین اور ایمان کی سلامتی کا یہی محفوظ ترین راستہ ہے۔

ایک باطل عقیدے کی تردید

مختلف احادیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کی یہ ذمہ داری لگا رکھی ہے کہ وہ زمین میں گشت کرتے رہیں اور جو بھی آپ پر درود و سلام بھیجے' اسے آپ صلی اللہ علیہ و سلم تک پہنچاتے رہیں۔(احمد'

نسائی، دارمی وغیرہ) اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہر وقت اپنی قبر مبارک میں موجود رہتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم واقعی ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے تو پھر فرشتے مقرر کرنے اور آپ تک درود و سلام پہنچانے کی کیا ضرورت تھی؟

بعض احادیث میں یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو یہ بھی بتلاتے ہیں کہ یہ درود و سلام فلاں بن فلاں نے بھیجا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو علم غیب نہیں۔ اگر علم غیب ہوتا تو فرشتوں کو یہ بتانے کی ضرورت پیش نہ آتی کہ درود و سلام بھیجنے والا کون ہے؟

غیر مسنون درود و سلام

یوں تو دین اسلام میں بدعات کا اضافہ اب روز مرہ کا معمول بن چکا ہے لیکن اذکار و وظائف میں خصوصاً اتنی زیادہ خود ساختہ اور غیر مسنون چیزیں شامل کر دی گئی ہیں کہ مسنون ادعیہ و اذکار طاق نسیاں بن کر رہ گئے ہیں۔ دیگر خود ساختہ اور غیر مسنون اذکار و وظائف کی طرح درود و سلام میں بھی بہت سے خود ساختہ اور غیر مسنون درود و سلام رائج ہو چکے ہیں۔ مثلاً درود تاج، درود لکھی، درود مقدس، درود اکبر، درود ماہی، درود تنجینا وغیرہ۔ ان میں سے ہر درود کے پڑھنے کا طریقہ اور وقت الگ الگ بتایا گیا ہے اور ان کے فوائد (جو کہ زیادہ تر دیناوی ہیں) کا بھی الگ الگ تذکرہ کتب میں لکھا گیا ہے۔ مذکورہ درودوں میں سے کوئی ایک درود بھی ایسا نہیں جس کے الفاظ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت ہوں۔ لہٰذا انہیں پڑھنے کا طریقہ اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد از خود باطل ٹھہرتے ہیں۔

شریعت میں خود ساختہ اور غیر مسنون افعال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات ہر مسلمان کی نگاہ میں رہنے چاہئیں تاکہ اس مختصر اور انتہائی قیمتی زندگی میں خرچ کیا گیا وقت، پیسہ اور دیگر صلاحیتیں قیامت کے دن اکارت اور ضائع نہ جائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے۔ ”جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد

شریعت میں موجود نہیں وہ کام مردود ہے"۔ بحوالہ بخاری و مسلم۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کوئی اجر و ثواب نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ہر بدعت (یعنی خود ساختہ عبادت) گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (ابو نعیم) اس ضمن میں بخاری اور مسلم کا روایت کردہ درج ذیل واقعہ بڑا سبق آموز ہے کہ تین آدمی ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ انہیں بتایا گیا تو ان میں سے ایک نے کہا۔ "میں آئندہ ہمیشہ پوری رات قیام کیا کروں گا اور کبھی آرام نہیں کروں گا"۔ دوسرے نے کہا۔ "میں آئندہ مسلسل روزے رکھوں گا اور کبھی ترک نہیں کروں گا"۔ تیسرے نے کہا۔ "میں کبھی نکاح نہیں کروں گا اور عورتوں سے الگ رہوں گا"۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "اللہ کی قسم! میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں' پرہیز گار ہوں' رات قیام بھی کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں' روزے رکھتا بھی ہوں اور ترک بھی کرتا ہوں' میں نے عورتوں سے نکاح بھی کئے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھو' جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں"۔

قارئین کرام! اندازہ فرمایئے' تینوں حضرات نے اپنی دانست میں زیادہ نیکی کرنے اور زیادہ ثواب حاصل کرنے کا ارادہ کیا لیکن ان کا طریقہ چونکہ خود ساختہ اور غیر مسنون تھا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کی باتوں پر سخت اظہار ناراضگی فرمایا۔ یہی معاملہ درود و سلام کا ہے۔

خود ساختہ اور غیر مسنون درود و سلام پر محنت اور ریاضت بے کار اور عبث ہے بلکہ عین ممکن ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی ناراضگی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث بنے۔ لہٰذا وہی درود و سلام پڑھئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت ہے۔ یاد رکھئے! رسول اللہ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک لفظ دنیا کے سارے اولیاء اور صلحاء کے بنائے ہوئے کلمات خیر سے زیادہ افضل اور قیمتی ہے۔

درود شریف کے مسائل لکھتے ہوئے احادیث کے انتخاب میں صحیح اور حسن کا معیار برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو اس کی نشاندھی پر ہم ممنون احسان ہوں گے۔

کتاب کی تیاری میں ہمارے فاضل دوست جناب حافظ عبدالرحمن صاحب (وزارہ الدفاع) نے

قابل قدر حصہ لیا۔ والد محترم حافظ محمد ادریس صاحب کیلانی نے مسودہ کی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ کتابت اور طباعت کے سارے کام کی نگرانی بھی فرمائی ہے۔ والد محترم حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ جیسے مایہ ناز علمائے کرام کے ممتاز تلامذہ میں سے ہیں اور اپنے وقت کے بہترین خطاط (خوشنویس) بھی رہے ہیں۔ تلاش معاش کے زمانہ میں پورا صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ) نیز مشکوۃ المصابیح اور قرآن مجید کی کئی تفاسیر اپنے ہاتھ سے کتابت کر چکے ہیں۔ مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے اپنی مشہور تالیف تعلیقات سلفیہ (نسائی شریف کی شرح) کی کتابت کے لئے بطور خاص محترم والد صاحب کا انتخاب فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے محترم والد صاحب پر خاص فضل و کرم کیا ہے کہ انہیں اٹھاون برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔

موصوف نے کتابت کے ساتھ ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام تو حصول علم کے فوراً بعد اپنے آبائی گاؤں (حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ) میں شروع کر دیا تھا لیکن گذشتہ پندرہ بیس سال سے الحمد للہ فکر معاش سے بالکل آزاد ہو کر یہ فرض انجام دے رہے تھے۔ جب سے حدیث پبلی کیشنز کی مطبوعات کا سلسلہ شروع ہوا ہے، تب سے مسودوں کی نظر ثانی، کتابت، طباعت اور اس کے بعد اس کی تقسیم و ترسیل کی تمام تر ذمہ داریاں بھی موصوف نے اپنی دیگر مصروفیات میں شامل کر لی ہیں، قارئین کرام! دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ والد محترم جناب حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب کو صحت اور زندگی عطا فرمائے[1] تاکہ ان کی سرپرستی میں کتاب و سنت کی اشاعت کے مجوزہ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ نیز ان تمام حضرات کے حق میں بھی دعا فرمائیے جو محض رضائے الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے محبت کے جذبے سے اپنا قیمتی وقت اپنی بہترین صلاحیتیں اور رزق حلال، کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا اور آخرت میں

---

(۱) محترم والد حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔ مؤلف۔

اپنے فضل و کرم سے نوازے اور روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے ہمارے پروردگار! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ تو یقیناً ہر بات سننے اور جاننے والا ہے۔
اے ہمارے پروردگار! ہم پر نظر کرم فرما تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود الریاض۔ سعودی عرب
فون نمبر : دفتر 4676412 گھر 4065632
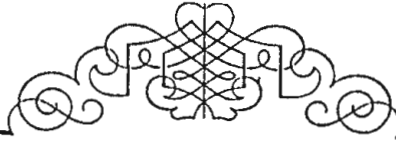
ان الله وملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

(۳۳ : ۵۶)

اللہ نبی پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے نبی کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔ اے لوگو، جو ایمان لاتے ہو! تم بھی نبی پر دُرود و سلام بھیجو۔

(سورۃ احزاب : آیت نمبر ۵۶)
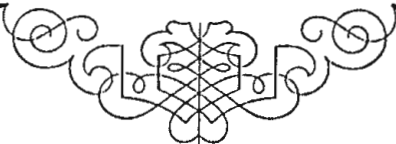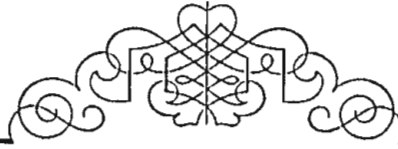
اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
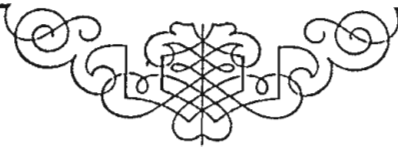
مَعْنَى الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
درود شریف کا مطلب

مسئلہ ۱ **اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے کا مطلب رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں یا مسلمانوں کا آپ پر درود بھیجنے کا مطلب رحمت کی دعا کرنا ہے۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ الَّذِي صَلَّى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے' بیٹھا رہے اور اس کا وضو نہ ٹوٹے' تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں۔ ”یا اللہ اس کو بخش دے' اس پر رحم فرما“۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: ”صف کے دائیں طرف کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں“۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) كتاب الصلاة باب الحدث في المسجد.

(۲) صحيح سنن أبو داود للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٦٢٨.

الصَّلَاةُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ

تمام انبیاء پر درود بھیجنے کا حکم

مسئلہ ٢ درود صرف انبیائے کرام پر ہی بھیجنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُصَلُّوْا صَلاَةً عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ عَلَى النَّبِيِّ وَلٰكِنْ يُدْعَى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالاِسْتِغْفَارِ. رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيْ فِي فَضْلِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ "نبی کے علاوہ کسی پر درود نہ بھیجو البتہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرو"۔ اسے اسماعیل قاضی نے "فضل الصلاۃ علی النبی" میں روایت کیا ہے۔

(١) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ٧٥.

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

درود شریف کی فضیلت

مسئلہ ۳ **ایک مرتبہ درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے' دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔**

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ[1] (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :" جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ **کثرتِ درود قیامت کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی قربت کا باعث ہوگا۔**

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

---

(۱) صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۱۲۳۰ .

(۲) مشكاة المصابيح للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۹۲۳ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :" جو شخص مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے ' قیامت کے روز وہ سب سے زیادہ میرے قریب ہو گا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ **رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنا اور آپ کے لئے جنت میں بلند درجہ ملنے کی دعا کرنا قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی سفارش کا باعث بنے گا۔**

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِي فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :" جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا اس کے لئے میں قیامت کے روز ضرور سفارش کروں گا"۔ اسے اسماعیل قاضی نے "درود کے فضائل" میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦ **درود شریف گناہوں کی مغفرت اور تمام دکھوں ' مصیبتوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔**

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ. قُلْتُ: الرُّبُعَ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: فَالنِّصْفَ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا. قَالَ: إِذاً تُكْفَى هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (حسن)

---

(۱) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ٥٠.

(۲) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ١٩٩٩.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ اپنی دعا میں سے کتنا وقت درود کے لئے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے" میں نے عرض کیا ایک چوتھائی صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا "جتنا تو چاہے' لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے"۔ میں نے عرض کیا نصف وقت مقرر کر دوں؟ آپ نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے"۔ میں نے عرض کیا دو تہائی مقرر کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے' لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے بہتر ہے"۔ میں نے عرض کیا۔ میں اپنی ساری دعا کا وقت درود کے لئے وقف کرتا ہوں"۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی ہو گا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہو گا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے والے پر اللہ رحمت نازل فرماتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنے والے پر اللہ سلام بھیجتا ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلاً فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَالَكَ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلاَ أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلاَةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ[1] (صحيح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے۔ بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ نے آپ کی روح قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا "کیا بات ہے"؟ میں نے بات بتائی' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا "اے محمد! کیا میں آپ کو ایک

(۱) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث، ۷.

بشارت نہ دوں ؟ اللہ کریم فرماتا ہے' جو شخص آپ پر درود بھیجے گا' میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا' میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا"۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸ دس مرتبہ صبح' دس مرتبہ شام درود پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل کرنے کا باعث ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۱) (حسن)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جس نے دس مرتبہ صبح' دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روزِ قیامت میری سفارش حاصل ہوگی"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹ درود قبولیتِ دعا کا باعث ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ میں (دعا کے لئے) بیٹھا' تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر نبی اکرم پر درود بھیجا' پھر اپنے لئے دعا کی' تو نبی اکرم نے فرمایا (اس طرح) "اللہ سے مانگو ضرور دیئے جاؤ گے۔ (دوبارہ فرمایا) اللہ سے مانگو دیئے جاؤ گے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

(۱) صحيح الجامع الصغير للالباني رقم الحديث ٦٢٣٣

(۲) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٤٨٦

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱ ایک دفعہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک مرتبہ سلام بھیجنے والے پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ: «إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ أَمَا يُرْضِيْكَ ﷺ أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلاَّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ(۲) (حسن)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے۔ آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ہم نے عرض کیا۔ آج ہم آپ کے چہرہ مبارک پر مسرت کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا آپ کے لئے یہ بات خوشی کا باعث نہیں کہ آپ کا جو اُمّتی ایک مرتبہ درود بھیجے 'مَیں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو اُمتی ایک مرتبہ آپ کو سلام کہے 'مَیں اس کو دس مرتبہ سلام کہوں''؟ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ ایک مرتبہ درود پڑھنے پر دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ». رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيُّ فِي فَضْلِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.(۳) (صحيح)

(۱) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي.
(۲) صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۱۲۱٦
(۳) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ۱۱.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا"۔ اسے اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٣ جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجا جائے، فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلاَّ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ أَوْ لِيُكْثِرْ». رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِيُّ فِي فَضْلِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. (١) (حسن)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اب جو چاہے کم پڑھے، جو چاہے زیادہ پڑھے"۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سلام کہنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ (٢) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹاتا ہے اور میں (اس سلام کا) جواب دیتا ہوں"۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مختلف احادیث میں درود پڑھنے کا اجر اور ثواب مختلف ہے جس کا انحصار پڑھنے والے کے خلوص، ایمان، تقویٰ اور نیت پر ہے۔

---

(١) مشكاة المصابيح للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٩٢٥.

(٢) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ٦.

اَهْمِيَّةُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

درود شریف کی اہمیت

مسئلہ ۱۵ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا اسم مبارک سننے کے بعد درود نہ پڑھنے والے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے بددعا فرمائی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبْوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلاَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ”رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔ رسوا ہو وہ آدمی جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا۔ رسوا ہو وہ آدمی جس کے سامنے اس کے ماں باپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا“۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا اسم مبارک سُن کر درود نہ بھیجنے والے کے لئے حضرت جبریل علیہ السلام نے بددعا فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے آمین کہی

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ

(۱) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۲۸۱۰.

فَحضَرْنَا فَلَمَّا ارْتقَى الدَّرَجَةَ قَالَ: آمِيْنَ ثُمَّ ارْتقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فقَالَ: آمِيْنَ، ثُمَّ ارْتقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فقَالَ: آمِيْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ: فقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ. قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي فقَالَ: بعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فقُلْتُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فقُلْتُ: آمِيْنَ. فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلاَهُ الْجَنَّةَ. فقُلْتُ: آمِيْنَ». رَوَاهُ الْحَاكِمُ (١) (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے منبرلانے کا حکم دیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ و سلم پہلی سیڑھی پر چڑھے' تو فرمایا "آمین" پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا "آمین" پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا "آمین"۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ و سلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ نے عرض کیا "آج آپ سے ہم نے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا۔ "ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ مَیں نے جواب میں کہا۔' آمین' پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا' تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہو' اس آدمی کے لئے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا نام لیا جائے' لیکن وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ مَیں نے جواب میں کہا۔'آمین' جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پایا' لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔ مَیں نے جواب میں کہا۔ "آمین"۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْبَخِيْلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٢) (صحيح)

(١) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ١٩.

(٢) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٢٨١١.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ ”جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے ' وہ بخیل ہے“۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِي فِي فَضْلِ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.(۱) (صحيح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : ”لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے“۔ اسے اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نہ بھیجنا قیامت کے دن باعث حسرت ہو گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ إِلاَّ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ.(۲) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : ”جس مجلس میں لوگ اللہ کا ذکر نہ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے باعث حسرت ہو گی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں ہی جنت میں چلے جائیں“۔ اسے احمد' ابن حبان' حاکم اور خطیب نے روایت کیا ہے۔

(۱) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ۳۷.

(۲) سلسلة الأحاديث الصحيحة للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۷٦.

مسئلہ ۱۹ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نہ بھیجنا جنت سے محرومی کا باعث ہو گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِىءَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [۱] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :"جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا"۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰ جس دعا سے قبل درود نہ پڑھا جائے 'وہ دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ أنس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ». رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [۲] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود نہ بھیجا جائے 'کوئی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۱) صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٧٤٠.

(۲) سلسلة الأحاديث الصحيحة للالباني الجزء الخامس رقم الحديث ٢٠٣٥.

الصَّلاَةُ الْمَسْنُوْنَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

درود شریف کے مسنون الفاظ

مسئلہ ٢١ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت شدہ درود کے الفاظ درج ذیل احادیث میں دیئے گئے ہیں

① عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «**قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ**». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.(١)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں"۔ آپ نے فرمایا "یوں کہو! یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر، آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر، آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ کی اولاد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، تو بے شک بزرگ اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي! فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ الصَّلاَةُ

(١) كتاب الأنبياء باب قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا

عَلَيْكُمْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے کیا میں تمہیں وہ چیز ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنی ہے“؟ میں نے کہا ”کیوں نہیں، ضرور دو“۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتادیا ہے ہم آپ پر اور اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا ان الفاظ میں درود بھیجا کرو۔ یا اللہ محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی ہے، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔ یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے“۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، وَأَمَّا الصَّلَاةُ فَأَخْبِرْنَا بِهَا كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى وَدِدْنَا أَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي سَأَلَهُ لَمْ يَسْأَلْهُ. ثُمَّ قَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ». رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِي فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.(۲) (حسن)

(۱) كتاب الأنبياء باب قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا

(۲) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ۵۹.

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم)! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے۔ البتہ درود بھیجنے کا طریقہ ہمیں بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے خواہش کی کہ یہ آدمی ایسا سوال نہ کرتا' تو اچھا تھا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم مجھ پر درود بھیجو' تو کہو یا اللہ امی نبی محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور امی نبی محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما' جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی' تو یقیناً اپنی ذات میں آپ محمود اور بزرگ ہے"۔ اسے اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی میں روایت کیا ہے۔

(۴) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ: «قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟" ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے سوال نہ ہی کرتا' تو اچھا تھا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد رسول اللہ نے فرمایا "یوں کہا کرو یا اللہ! تمام جہانوں میں محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح

(۱) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي بعد التشهد.

تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی' محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی تو یقیناً بزرگ اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور سلام کا طریقہ تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تم جانتے ہو"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۵) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هٰذَا التَّسْلِيْمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم)! آپ پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے' ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا' "یوں کہو یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر نازل فرمائیں۔ محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر نازل فرمائیں"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَارسول الله فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے "میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں؟ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے پاس تشریف لائے' تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام کرنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے۔ آپ

---

(۱) كتاب التفسير باب قول الله تعالى ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾

(۲) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي بعد التشهد.

پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یوں کہو۔ یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں۔ بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور بزرگ ہے۔ یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائی تو یقیناً محمود اور مجید ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا۔ "اے اللہ کے رسول آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے، لیکن درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے آپ نے فرمایا یوں کہو "اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر اسی طرح اپنی رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر اسی طرح اپنی برکتیں نازل فرما جس طرح ابراہیم پر تو نے اپنی برکتیں نازل فرمائیں"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٨) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: «قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے، درود شریف کا طریقہ کیا ہے آپ نے فرمایا: یوں کہو "اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں یا اللہ!

---

(١) صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ١٢٢٦.

(٢) صحيح سنن ابن ماجه للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٧٣٦.

محمد اور آل محمد پر اسی طرح اپنی برکتیں نازل فرما جس طرح ابراہیم پر تو نے اپنی برکتیں نازل فرمائیں"۔
اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

⑨ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُمِرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: «قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ».
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۱) (صحيح)

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم! ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟۔ آپ نے فرمایا۔ یوں کہو " اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں' اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ و سلم)' ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم پر تمام جہانوں میں برکتیں نازل فرمائیں۔ یقیناً تو اپنی ذات میں آپ محمود اور بزرگ ہے"۔
اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

⑩ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ وَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے (درود کے بارے میں) سوال کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا" مجھ پر درود بھیجا کرو اور دعا میں اسے لازم کر لو اور یوں کہو۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) صحيح سنن ابن ماجة الجزء الأول رقم الحديث ۷۳۸.

(۲) صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۱۲۲۵.

(۱۱) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «صَلُّوْا عَلَيَّ وَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (صَحِيْحٌ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کیا کہ ’’ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہے لیکن آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجنے کے لئے یہ الفاظ کہو’’یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور بزرگ ہے‘‘۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر سلام بھیجنے کے لئے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِلْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوْهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ’’اللہ ہی سلام ہے‘ جب تم نماز پڑھو‘ تو کہو۔ تمام زبانی‘ جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور

(۱) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ٦٨.

(۲) كتاب الصلاة باب التشهد في الآخرة

برکتیں ہوں ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب تم یہ کہو گے تو یہ الفاظ اللہ کے تمام نیک بندوں کو پہنچیں گے چاہے وہ آسمان میں ہوں یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

درود تنجینا' درود مقدس ' درود تاج ' درود لکھی اور درود اکبر (چاروں حصے) کے الفاظ غیر مسنون ہیں
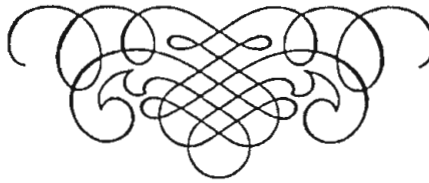
مَوَاطِنُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

درود شریف پڑھنے کے مواقع

مسئلہ ۲۴ نماز ختم کرنے سے پہلے درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَجَّلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَآءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ مَا شَآءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک آدمی کو نماز میں درود کے بغیر دعا مانگتے ہوئے سنا' تو آپ نے فرمایا۔" اس نے جلدی کی" پھر آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کو یا کسی دوسرے شخص کو مخاطب کر کے فرمایا :" جب کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد و ثنا سے آغاز کرے۔ پھر (تشہد میں) اللہ تعالیٰ کے نبی پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ

(۱) صحيح سنن الترمذي الجزء الثالث رقم الحديث ٢٧٦٧.

التَّكْبِيْرَةِ الأُوْلَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخَلِّصِ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيْرَاتِ وَلاَ يَقْرَأْ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمْ سِرًّا فِي نَفْسِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.(۱)

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا (پھر دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لئے دعا کرنا اور ان تکبیرات میں قرات نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲٦ اذان سننے کے بعد دعا مانگنے سے پہلے درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوْا اللهَ لِي الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِي الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ کہتے ہیں 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جب موذن کی اذان سنو' تو وہی کچھ کہو' جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے امید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا' لہٰذا جو آدمی میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱) مسند شافعي الباب الثالث والعشرون في صلاة الجنائز رقم الحديث ۵۸۱.

(۲) كتاب الصلاة باب القول مثل قول المؤذن.

مسئلہ ۲۷ اہل ایمان کو ہر وقت ' ہر جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے کا حکم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ تَتَّخِذُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَلاَ تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ [۱] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ' تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچادیا جاتا ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَكْثِرُوْا الصَّلاَةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ لِي ذٰلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدَ إِنَّ فُلاَنَ ابْنَ فُلاَنٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ». رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ [۲] (حسن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: "مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا' تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ و سلم! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ پر درود بھیجا ہے"۔ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلاَمَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [۳] (صحيح)

---

(۱) فضل الصلاة على النبي للالباني رقم الحديث ۲۰.

(۲) سلسلة الأحاديث الصحيحة للالباني الجزء الرابع رقم الحديث ۱۵۳۰.

(۳) صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۱۲۱۵.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لئے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸ جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر بکثرت درود بھیجنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَكْثِرُوْا الصَّلاَةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمْعَةِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّ عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمْعَةِ إِلاَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلاَتُهُ». رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِي (۱) (صحيح)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے' وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمْعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلاَتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ» رَوَاهُ أبو داود (۲) (صحيح)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی روز ان کی روح قبض کی گئی' اسی روز صور پھونکا جائے گا' اسی روز اٹھنے کا حکم ہو گا' لہٰذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول

(۱) صحيح الجامع الصغير الجزء الأول رقم الحديث ۱۲۱۹.

(۲) صحيح سنن أبو داود للالباني الجزء الأول رقم الحديث ۹۲۵.

صلی اللہ علیہ و سلم !آپ کی وفات کے بعد آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہو گا تو پھر ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟" آپ نے ارشاد فرمایا۔" اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسم زمین پر حرام کردیئے ہیں"۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ دعا مانگنے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد درود پڑھنے کا حکم ہے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: بَيْنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَجَّلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهْ، قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي أُدْعُ تُجَبْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحيح).

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا ' نماز پڑھی اور دعا کرنے لگا۔" یا اللہ مجھے معاف فرما ' مجھ پر رحم کر"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا " اے آدمی تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی جب نماز پڑھو اور دعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کے شایان شان حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو ' پھر اپنے لئے دعا کرو"۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی (نماز کے بعد) اللہ کی حمد و ثنا کی ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا۔" اے نمازی ! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰ گناہوں کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے درود پڑھنا مسنون ہے

مسئلہ ۳۱ تکلیف 'مصیبت ' رنج اور غم کے موقع پر درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ

---

(۱) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۲۷٦٥.

عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِي؟ قَالَ: مَاشِئْتَ. قُلْتُ: الرُّبْعَ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: فَالنِّصْفَ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ. قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا. قَالَ: إِذاً تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ اپنی دعا میں سے کتنا وقت درود کے لئے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے" میں نے عرض کیا ایک چوتھائی صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا "جتنا تو چاہے' لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے"۔ میں نے عرض کیا نصف وقت مقرر کر دوں؟ آپ نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے"۔ میں نے عرض کیا دو تہائی مقرر کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "جتنا تو چاہے' لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے بہتر ہے"۔ میں نے عرض کیا۔ میں اپنی ساری دعا کا وقت درود کے لئے وقف کرتا ہوں"۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی ہو گا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہو گا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٢ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا اسم مبارک سننے' پڑھتے یا لکھتے وقت درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رسول الله ﷺ: «الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے تو وہ بخیل ہے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ١٩٩٩.

(٢) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٢٨١١.

مسئلہ ۳۳ مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا مسنون ہے

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُوْلُ : «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة [1] (صحيح)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے : «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ»

اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔ اللہ کے رسول پر سلام ہو' اے اللہ ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے : «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ فَضْلِكَ»

اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو' اے اللہ ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ

(۱) صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الأول رقم الحديث ٦٢٥ .

الصَّلَاةَ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى[1] (حسن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم جب نماز سے سلام پھیرتے 'تو تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرماتے : «سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ»

تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں 'سلام ہو رسولوں پر اور تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہی سزاوار ہے۔ اسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ ہر مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلاَّ كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[2] (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :"کچھ لوگ مل کر بیٹھیں اور اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں۔ تو قیامت کے دن وہ مجلس ان لوگوں کے لئے باعث وبال ہو گی اگر اللہ چاہے تو انہیں سزا دے 'چاہے تو معاف فرمائے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶ ہر صبح اور شام درود پڑھنا مسنون ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[1] (حسن)

(۱) عدة الحصن الحصين رقم الحديث ۲۱۳.

(۲) صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۲۶۹۱.

(۳) صحيح الجامع الصغير للالباني رقم الحديث ۶۲۳۳.

حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : "جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہو گی"۔اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ اذان سے قبل درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۳۸ کسی بھی فرض نماز کے بعد باآواز بلند اجتماعی درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۳۹ نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر باآواز بلند اجتماعی درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں

الأَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمْعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَ ثَمَانِيْنَ عَامًا، فَقِيْلَ لَهُ: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَتَعْقِدُ وَاحِدًا». رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے روز اسّی مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کیا گیا۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟" آپ نے فرمایا کہو "یا اللہ! اپنے اُمّی نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر رحمتیں نازل فرما اور اسے ایک مرتبہ شمار کرو" اسے خطیب نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث گھڑی ہوئی (موضوع) ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو'سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی جلد اول حدیث نمبر ۲۱۵۔

② عَنْ يُوْنُسَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ أَوِ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: "اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَإِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ الأَوَّلُوْنَ وَآخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى

آلِ إِبْرَاهِيمَ". رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عمر یا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ "یا اللہ! سید المسلمین خاتم النبین ' امام المتقین اپنے بندے اور رسول نیکی کے امام بزرگی کے سردار محمد صلی اللہ علیہ و سلم پر اپنا فضل ' اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ یا اللہ قیامت کے روز انہیں مقام محمود عطا فرما تاکہ ان پر پہلے اور پچھلے سب لوگ رشک کریں۔ نیز محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور آل محمد پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر اپنی رحمت نازل فرمائی۔ اسے اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی میں روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فضل الصلاۃ علی النبی للالبانی حدیث ۶۱

③ «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهِ ذَرَّةٌ».

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اس کا کوئی بھی گناہ باقی نہ رہا۔

وضاحت : یہ حدیث گھڑی ہوئی (موضوع) ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کشف الخفاء جلد نمبر ۲ حدیث نمبر ۲۵۱۶

④ «مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلَّى عَلَيَّ فِي الْمَقْدِسِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللهُ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ».

جس نے حالت اسلام میں حج کیا ' اور میری قبر کی زیارت کی اور جہاد کیا پھر مجھ پر بیت المقدس میں درود بھیجا ' اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کے بارہ میں سوال نہیں کرے گا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ جلد اول حدیث نمبر ۲۰۴

⑤ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ. رَوَاهُ التَّيْمِيُّ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اسے تیمی نے روایت کیا

ہے۔

وضاحت : یہ حدیث گھڑی ہوئی (موضوع) ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو المقاصد الحسنہ حدیث نمبر ۱۲۳۰

(٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لاَ وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ». رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے‘ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس نے نبی اکرم پر درود بھیجے بغیر وضو کیا اس کا وضو نہیں ہوا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو‘ ضعیف الجامع الصغیر للالبانی جلد نمبر۶ حدیث نمبر ۶۳۳۱

(٧) «كُلُّ الأَعْمَالِ فِيْهَا الْمَقْبُوْلُ وَالْمَرْدُوْدُ إِلاَّ الصَّلاَةُ عَلَيَّ فَإِنَّهَا مَقْبُوْلَةٌ غَيْرَ مَرْدُوْدَةٍ».

تمام اعمال میں سے بعض اللہ کے ہاں مقبول ہوتے ہیں بعض غیر مقبول‘ لیکن مجھ پر پڑھا گیا درود ہمیشہ اللہ کے ہاں مقبول ہوتا ہے‘ کبھی بھی رد نہیں ہوتا۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے ملاحظہ ہو ”الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ“ باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ و سلم حدیث نمبر ۱۰۳۱

تفہیم السنّۃ

کے مطبوعہ حصّے

۱۔ کتاب التوحید
اردو۔ سندھی۔ انگریزی

۲۔ کتاب اتباع السنۃ
اردو۔ سندھی۔ انگریزی

۳۔ کتاب الطّہارۃ
اردو۔ سندھی۔ تلگو

۴۔ کتاب الصّلاۃ
اردو۔ سندھی۔ تلگو

۵۔ کتاب الجنائز
اردو۔ سندھی۔ تلگو

۶۔ کتاب الصّلاۃ علی النبیﷺ
اردو۔ سندھی۔ انگریزی

۷۔ کتاب الدّعاء
اردو۔ سندھی

۸۔ کتاب الزّکاۃ
اردو۔ سندھی

۹۔ کتاب الصّیام
اردو۔ سندھی۔ انگریزی

۱۰۔ کتاب الحج والعمرۃ
اردو

زیر طبع حصّے

۱۔ کتاب التّوحید
تلگو۔ بنگالی

۲۔ کتاب اتّباع السُنۃ
انگریزی۔ تلگو

۳۔ کتاب الطّہارۃ
فرانسیسی

۴۔ کتاب الصّلاۃ
انگریزی۔ ہندی

۵۔ کتاب الزّکاۃ
انگریزی

۶۔ کتاب الحج والعمرۃ
انگریزی۔ سندھی

۷۔ کتاب الجہاد
اردو

۸۔ کتاب النّکاح والطّلاق
اردو۔ انگریزی

مکتبہ دارالسلام

دارالسلام للنشر
الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

Al-Sofara Printing Press - Tel. 4488983